



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملتان سے چند ایک طلباء نے لکھا ہے کہ ہم گورنمنٹ کالج بوسن روڈ پر رہائش رکھے ہوئے ہیں اور ہمارا گھر سے ملتان کا سفر پچاس کلو میٹر سے زیادہ بنتا ہے۔ یہاں ہم نے ایک سال رہنا ہے کیوں کہ ہمارے کورس کی مدت ایک سال ہے اور رہائش کے واجبات وغیرہ بھی ادا کر دیئے ہیں۔ ہم ہفتہ کے دن گھر جاتے ہیں اور اتوار کو مستقل چھٹی ہوتی ہے نماز کے متعلق راہنمائی فرمائیں کہ کالج یا گھر میں ہمیں نماز قصر پڑھنی چاہیے یا پوری ادا کرنی چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

دوران سفر کتنے روز قیام میں نماز قصر کی جاسکتی ہے اس کے متعلق ائمہ کرام میں کچھ اختلاف ہے کیوں کہ اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی واضح اور صریح حکم مروی نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف ہے کہ اگر کسی جگہ پر انیس دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو نماز قصر کی جائے اور اس سے زیادہ اقامت کی نیت ہو تو نماز پوری پڑھی جائے۔ (صحیح بخاری، الجواب بالتقصیر)

لیکن اکثر محدثین نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ دوران سفر مقام پڑاؤ یا منزل مقصود پر پہنچنے اور وہاں سے روانگی کے دن کے علاوہ اگر تین دن اور تین رات ٹھہرنے کا ہیضہ اور یقینی ارادہ ہو تو وہاں نماز قصر کی جائے گی۔ اگر اس سے زیادہ قیام کا پروگرام ہے تو نماز پوری ادا کرنا ہوگی۔ فقہاء کی اصطلاح میں اسے وطن اقامت کہا جاتا ہے۔ اور جہاں انسان کی پیدائش ہو اور اہل عیال کے ساتھ وہاں رہائش رکھے ہوئے تو وطن اصلی کہا جاتا ہے۔ محدثین عظام نے اپنے اس موقف کی بنیاد اس حدیث پر رکھی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین کے متعلق ایک حکم منقول ہے کہ وہ مناسک حج ادا کرنے کے بعد صرف تین دن مکہ مکرمہ میں ٹھہر سکتے ہیں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: "حج ادا کرنے کے بعد مہاجرین دن مکہ مکرمہ میں قیام رکھ سکتا ہے۔" (صحیح مسلم)

اس کا مطلب یہ ہے کہ مہاجرین نے چونکہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سر بلندی کے لئے مکہ مکرمہ کو چھوڑا تھا، اس بنا پر مکہ فتح ہونے کے باوجود ان کی مسافرانہ حالت برقرار رہتی چلتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق مکمل تین دن اور تین رات کے قیام سے انسان مقیم کے حکم میں نہیں آتا بلکہ اس قدر اقامت رکھنے کے باوجود اس کی مسافرانہ حالت برقرار رہتی ہے۔ اس موقف کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے بھی ہوتی ہے جو حجۃ الوداع کے موقع پر سلسلے آیا تھا کہ آپ نے اپنی آمد اور روانگی کے دن کے علاوہ مکہ مکرمہ میں پورے تین دن قیام فرمایا اور نماز قصر کرتے رہے، صورت مسئلہ میں طلباء کالج میں پورا ایک سال رہنے کا پروگرام ہے اور اپنے قیام کے لئے انہوں نے واجبات بھی ادا کر دیئے ہیں، اس بنا پر یہ کالج ان کے لئے وطن اقامت بن چکا ہے، لہذا وہ قصر کرنے کی رخصت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے بلکہ انہیں کالج میں دوران اقامت پوری نماز پڑھنا ہوگی، اس طرح جب وہ اپنے گھر والدین سے ملنے آئیں گے تو یہ ان کا وطن اصلی ہے یہاں بھی انہوں نے پوری نماز ادا کر لی ہے۔ البتہ دوران سفر اگر نماز کا وقت ہو جائے تو اسے قصر کر کے پڑھ سکتے ہیں، البتہ کالج جو ان کا وطن اقامت ہے اور گھر جو ان کا وطن اصلی ہے دونوں مقام پر نماز پوری ادا کرنی ہوگی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 141